بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۵ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۲۰ رجب ۱۳۸۶ھ ۵ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۵۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو اللہ تعالیٰ اسی دُنیا میں بہشت عطا فرما دیتا ہے

اسی دنیا کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کیلئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہان میں موجود ہونگی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظل ہیں اور یہی اس کی سچی فلاسفی ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں مومن کے لئے ہر حال میں اِسی دُنیا میں بہشت موجود رہتا ہے۔ اِس عالم کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے بہشت موعود کا حکم رکھتا ہے۔ پس یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں جن کی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اسی دنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں بھی باغ اور نہریں کھلے طور پر محسوس ہوں گی۔ اسی طرح پر جہنم بھی انسان کی بے ایمانی اور بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ جیسے جنت میں انگور۔ انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے۔ ویسے ہی جہنم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے بہشت میں نہریں سلسبیل اور زنجبیلی اور کافوری نہریں ہونگی۔ اسی طرح جہنم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبّر اور غنانیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں زقوم کا درخت دوزخ میں ہوگا اور وہ بداعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبّر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہ ہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔" (الحکم ۷ ار نومبر ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۴ ر نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ــ ربوہ ۴ ر نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل لاہور واپس تشریف لے گئیں۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر دراز سے دراز تر فرمائے آمین۔ لاہور میں آپ کی ڈاک کا پتہ یہ ہے۔ "پام ویو ۵ ڈیوس روڈ لاہور"

ــ لاہور ۴ ر نومبر۔ محترم جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ ٹانگ میں اعصابی درد کی تکلیف سے اب افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ــ کراچی ۴ ر نومبر۔ بین الاقوامی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت میں چار ماہ کی تعطیلات شروع ہونے پر پرسوں رات لنڈن سے کراچی تشریف لے آئے ہیں۔

ــ ربوہ ۴ ر نومبر۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ علمی تقاریر کا چھٹا جلسہ ۶ ر نومبر کی بجائے اب ۵ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے حضور کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے (۱) ۶ نومبر تا ۱۶ نومبر ۱۹۶۶ء

محمد آباد اسٹیٹ بواسطہ ٹالہی
ضلع تھرپارکر
تار گھر نبی سر روڈ

(۲) ۱۷ نومبر تا ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل پتہ ہوگا
معرفت الفتار لمیٹڈ۔ بنگال ہاؤس
پوسٹ بکس نمبر ۴۹ ہیرس روڈ کراچی
(پرائیویٹ سیکرٹری)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رنومبر ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

(۶)

الغرض اسلامی اصولوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنے مذاہب اس وقت رائج ہیں سب کے پیشواؤں کو سچا تسلیم کر لیا جائے کسی مذہب کے پیشوا کی توہین نہ کی جائے بلکہ سب کا احترام کیا جائے اور خیر سے ذکر کیا جائے۔ چنانچہ اسی اصول کے مطابق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوم پیشوایان مذاہب منانے کا عملی اقدام فرمایا۔ چنانچہ جماعت ہائے احمدیہ ہر سال یہ یوم مناتی ہیں۔ اور نہ صرف برصغیر ہند میں بلکہ ایشیاء۔ افریقہ۔ یورپ اور امریکہ کے براعظموں میں بھی یہ دن منایا جاتا ہے اور ہر مذہب کے علماء کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے پیشوا کی سوانح حیات اور اس کی تعلیمات پر تقریریں کریں۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ سیرت میں بھی غیر مذاہب کے علماء کو آپؐ کی سیرت پر تقریریں کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب دوسرے مذاہب کے لوگوں نے بھی مسلمان اہل علم حضرات کو اپنی مجلسوں پر مدعو کرنا شروع کر دیا۔

بے شک یہ پودا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لگایا ہے ابھی دھان پان ہے لیکن یقین ہے کہ اگر اس کی آبیاری اور نگہداشت کی گئی۔ تو یہ بڑھ کر ایک عظیم الشان درخت کی صورت اختیار کر لے گا۔ اگر اقوام متحدہ کی انجمن اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے اور ایک شعبہ پیشوایان مذاہب پر تقریروں کا قائم کرے تو قیام امن میں بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ کام جماعت احمدیہ ہی کا ہے کہ وہ اس کو حتی الوسع فروغ دیتی چلی جائے۔ انشاء اللہ جلد یا بدیر ہم دنیا میں امن کی فضا قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور دنیا سے مذہبی تعصب اور تنازعات ناپید ہو جائیں گے۔

بھارت میں آج پانچ کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں اور آئے دن یہ خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں شہر یا علاقہ میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دی اور مسلمانوں کی دوکانوں کو لوٹ لیا۔ یہ شکایت صرف ہندو عوام کے متعلق نہیں ہے بلکہ ہندو حکام کے متعلق بھی ہے کہ وہ نہ صرف ایسے فسادات کے بانی ہوتے ہیں بلکہ فسادات کے بعد حالانکہ مسلمانوں کو ہی فسادات میں نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے مسلمانوں ہی پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے فساد کی ابتداء کی۔ اس طرح ہندوؤں کے اکثر جاہل عوام ہی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ بعض بڑے بڑے لیڈر بھی مسلمانوں کے خلاف ہیں۔

ہندو اکثریت کے اقلیت پر اس ظلم و ستم کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہیں لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ پیغام صلح میں وضاحت فرمائی ہے اصل اور بنیادی وجہ اختلاف مذہب ہی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کروں گا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا باعث مذہبی تنازعات نہیں ہیں اصل تنازعات پولیٹیکل ہیں۔

یہ بات ہر ایک شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبہ میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں اور کیوں آج تک ان کی کانگرس کی شمولیت سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخرکار ہندوؤں کی درستی رائے محسوس کر کے ان کے قدم پر قدم رکھا۔ مگر الگ ہو کر ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی۔ مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو! اس کا باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے بغلگیر ہو جائیں۔ یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی۔ وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہہ دیں۔ تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹکل رکھتے ہیں۔ وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب ہے۔ یہی اختلاف مذہب قدیم سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے۔ تو خون کی ندیاں بہاتا رہا ہے۔ اے مسلمانو جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں۔ اور تم بھی اس وجہ سے ان کو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا۔ کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دے گا۔ اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ یہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں اور خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھول دے گا۔ جس کے لئے ہمارا دل کھول دیا ہے۔"

(رسالہ پیغام صلح صفحہ ۲۵ تا ۲۷)

اس کے لئے ضروری ہے کہ بھارت میں خاص طور پر پیشوایان مذاہب کے زیادہ سے زیادہ جلسے کئے جائیں ہمیں یقین ہے کہ ایسے جلسوں اور تقریبوں کو جتنا زیادہ فروغ دیا جائے گا اتنا ہی تنگ دل ہندوؤں کا مسلمانوں پر ظلم و ستم کم سے کم ہوتا جائے گا۔ اور ایک دن بھارت میں ایسے فرقہ وارانہ ظلم و ستم بالکل ختم ہو جائیں گے۔ بھارت میں بھی جماعت احمدیہ ایسے جلسے کرتی رہتی ہے چنانچہ ان کی رُوئداد ہفت روزہ "بدر" قادیان میں شائع ہوتی رہتی ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بہت سے ہندو اور عیسائی بھی ایسے جلسوں میں خوشی سے شریک ہوتے ہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے جلسوں میں بھی شریک ہوتے ہیں اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور کرتے ہیں۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب ہو سکتا ہے۔ صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ (مینیجر الفضل)

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

الوصیّت کا عظیم الشّان آسمانی نظام

اور

اس میں شامل ہونے والوں کے فرائض

(مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر۔ لاہور)

(۲)

نظامِ وصیّت کی مالی اور دیگر شرائط

حضور فرماتے ہیں

دوسری شرط یہ ہے تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصّہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہلِ علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسبِ ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرے گی اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جاویں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جاوے گا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔

مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمان داروں کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانے کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جاویں وہ کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں ہاں جائز ہوگا کہ جس کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمات نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

(الوصیت صفحہ ۲۹-۳۰)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض لوگ ساری عمر نیک کام کرتے رہتے ہیں لیکن پھر اُن سے کوئی ایسا کام سرزد ہو جاتا ہے جو موردِ غضب الٰہی ہوا اور وہ خسرانِ مبین میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ساری عمر غافل رہتے ہیں لیکن آخر اُن سے کوئی ایسا کام سرانجام پا جاتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ خوش ہو جاتا ہے اور اس کا انجام بخیر ہو جاتا ہے۔ پس احباب کو خوشخبری ہو کہ وصیت ایک ایسا کام ہے کہ جس سے گزشتہ گناہوں کی بخشش اور قرب کا اعلےٰ مقام مل جاتا ہے۔ اور پھر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو اس کی موت کے بعد بھی کام آتا رہے۔ پس وصیت ایک ایسا ہی کام ہے جو وفات کے بعد بھی کام آتا رہتا ہے۔ اور بوجہ اس کی مالی قربانیوں کے جو بھی اسلام کی اشاعت ہوگی اور یتیموں اور مسکینوں کی پرورش ہوگی۔ اس کا اجر ان کو اس عارضی زندگی کے بعد ابدی زندگی میں بھی ملتا رہے گا۔ پھر ایک اور فائدہ بھی ہے کہ ہر سال ہزاروں لاکھوں احباب بالخصوص جلسہ سالانہ کے موقع پر بہشتی مقبرہ جا کر ان لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو اس میں دفن ہیں اور پھر خلیفۂ وقت کی عدیم المثال دعائیں بھی ان کو وقتاً فوقتاً ملتی رہتی ہیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفیع الشان دعائیں بھی ایسے لوگوں کو ملتی رہتی ہیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کلّ رحمۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جاویں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں اور وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۲۸)

(تفصیل کے لئے احباب رسالہ الوصیت پڑھیں)

آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک ارشاد پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:-

"اے دوستو دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیّت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جاوے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اُن لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے۔ کہ وہ بھی اس میں حصّہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اُسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دُور کر دیا جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دُور کر دیا اور جس نے ساری دنیا کے دُکھوں اور دردوں کو دُور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کی محبت اور پیار اور اُلفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(نظامِ نو)

اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص منشائے الٰہی کے ماتحت تعلیم القرآن اور وقف عارضی کو بھی اس نظام میں شامل فرما دیا ہے۔ جو درحقیقت مصالح اسلام کے لفظ کے ماتحت شروع ہی سے اس میں شامل تھے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

"پس چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا قرآن کریم کی تعلیم اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے گہرا تعلق ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جاوے اور یہ سارے کام اس کے سپرد کئے جاویں کیسلئے

آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔

پھر فرمایا قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے۔

اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی احباب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصّہ لیں گے جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی اور ان پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں۔ حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد کوئی عورت اور کوئی بچہ یا کوئی دیگر فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا اس کے پاس رہتا ہو۔ ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے پھر ترجمہ سکھانا ہے پھر قرآن کریم کے معانی پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے اور پھر ان علوم کو بسنتی کی طرح دوسروں تک پہنچانا ہے تاکہ جس فیض سے جس برکت سے اور جس نعمت سے ہم نے حصّہ لیا ہے اس فیض برکت اور نعمت سے ہمارے دوسرے بھائی بھی حصّہ لینے والے ہوں۔ وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم

پانچ ہزار واقف چاہئیں اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

پس اے بھائیو حضرت اقدس کا ارشاد سنو اور سیدھے آؤ اور سمعنا و اطعنا کہتے ہوئے اس نظام میں شامل ہو جاؤ کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جو ڈھال یعنی امام کے پیچھے ہو کے لڑے۔ پس کیا ہی مبارک ہیں جو اس نظام میں شمولیت فرما کر ہر طرح کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث بنتے ہیں۔

گمشدہ نقدی

خاکسار کو جامعہ احمدیہ کے احاطہ کی سڑک پر کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے جس بھائی کی یہ نقدی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے سکتے ہیں۔

(خاکسار محمد شریف واقفِ زندگی اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

گفتۂ حق ہے اَور شے اَور ہے جنسِ شاعری!

گفتۂ حق ہے اَور شے اَور ہے جنسِ شاعری
یہ ہے کمالِ دلبری وہ ہے کمالِ ساحری

وحیٔ خدا کے نُور کو چھوڑ کے تُو نے سونپ دی
فلسفۂ فرنگ کو قلب و نظر کی راہبری

فِسق کی رات دِلرُبا شامِ گناہ دِلفریب
زشت کو خُوب کر گئی عقل کی شعبدہ گری

اہلِ حرم پہ چل گیا عصرِ جدید کا فسوں
تُو بھی ہلاکِ سامری مَیں بھی ہلاکِ سامری

ایک کلیمِ عصر نے توڑ کے رکھ دیا طلسم
کتنی "بشر فریب" تھی عصرِ رواں کی ساحری

صاحبِ زر نے زور دیا فقر نے پیش تر کیا
نازِ تونگری ہے اَور، اَور ہے فخرِ بے زری

دین کی اصل عشقِ ذات، عشق ہے ترکِ کائنات
عشق سے ہو اگر تہی دین ہے محض کافری

(سعید احمد اعجاز)

ملائیشیا میں تبلیغِ اسلام

ملاقاتیں ۔ لٹریچر کی تقسیم ۔ چار افراد کی بیعت

(مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلّغ ملائیشیا)

عرصہ زیرِ رپورٹ میں فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی حسبِ ذیل صورتوں میں کی گئی۔

بذریعہ ملاقات

دین سے شغف رکھنے والے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ اصحاب کے مکانوں پر پہنچ کر انفرادی اور اجتماعی صورتوں میں پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ اجتماعوں سے خطاب کیا گیا۔ چنانچہ لاوُر داتو کے سیلم (S/LAM) ڈویژن میں ایک ٹمبر کمپنی کے مزدوروں کی قیام گاہ (لانگ ہاؤس جس میں تقریباً پچاس خاندان آباد تھے) پر پہنچ کر ان کے سامنے ضرورتِ امام کے موضوع پر خطاب کیا۔ دیگر نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ بھی پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں صفاتِ باری تعالیٰ پر روشنی ڈالتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنے کی تلقین کی۔

سوالات و جوابات کا سلسلہ بھی عرصہ تک رہا اور اس طرح بھی حق کو اس کی تفصیلات کے ساتھ پیش کرنے کا موقع ملا۔

مختلف مقامات پر ملائی۔ انڈونیشین انڈین اور پاکستانی احباب سے ان کی قیام گاہوں پر ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

خدا کے فضل و کرم سے دو مقامات پر دینی روح رکھنے والوں کو حق قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تواؤ کے نواح میں سبا (شمالی بورنیو) اور انڈونیشین بورنیو کی باؤنڈری لائن پر واقع مقامات کالابکان اور سِس مس میں کام کرنے والے پاکستانی۔ انڈین اور انڈونیشین لوگوں تک پیغام پہنچایا گیا۔ سِس مس میں مدراس کے ایک ہندو انجینئر قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے اسلام سے خاصی دلچسپی کا اظہار کیا اور مزید مطالعہ کے لئے لٹریچر کی خواہش کی۔

سفر

متعدد دور دراز مقامات کا تبلیغی سفر کیا گیا۔ دورانِ سفر جہاز میں تبلیغی فرائض کی انجام دہی کے لئے کوشاں رہا۔ چنانچہ سمپورنا کے ایک معزز خاندان کے ایک صاحب نے جہاز ہی میں بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

سمپورنا قیام کے دوران ملائی اور پاکستانی اصحاب سے تبادلہ خیالات رہا۔ جیسلٹن میں قیام کے دوران ایک جہاز کی آمد پر اس جہاز کے ہندوستانی پاکستانی ملاحوں سے عرشہ جہاز پر ملاقات کی گئی۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مشن ہاؤس میں بھی ان میں سے بعض ملاقات کے لئے آئے۔ اس موقعہ پر لٹریچر بھی انہیں پیش کیا گیا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

حسبِ موقعہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مثلاً مسیح کشمیر میں۔ مسیح ہندوستان میں۔ اسلام کیا ہے۔ میرا عقیدہ۔ میں کیوں مسلمان ہوا۔ گناہ سے کیسے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ چشمۂ مسیحی۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عورتوں کی آزادی کے علمبردار وغیرہ وغیرہ۔ ہر سنجیدہ اور دین سے رغبت رکھنے والے زیرِ تبلیغ اصحاب کو تقسیم کیا گیا۔

تربیت جماعت

سفر کے دوران جہاں جہاں ہماری جماعتیں ہیں وہاں مختصر قیام کر کے دینی مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ نمازوں کی باقاعدگی اور چندوں کے بروقت ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت پر زور دیا گیا۔

بیعت

عرصہ زیرِ رپورٹ میں چار مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والے چار افراد نے احمدیت قبول کی۔

تمام نئے اور پرانے احمدیوں کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
بشارت احمد امروہی

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (چوبیس جلدوں میں) رعائتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

آخری قسط

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز اختتامی خطاب

مجلس شوریٰ کا اجلاس، قرآن پاک اور احادیث کے درس، متعدد اہم تقاریر

(شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجلاس چہارم

۲۹ر اکتوبر کا چوتھا اجلاس نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور طعام وغیرہ سے فراغت کے بعد ساڑھے سات بجے شب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔

مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں محترم صاحب صدر نے مختلف مقابلہ جات میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے پھر مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے . . . . ". . مشرقی پاکستان میں صداقت احمدیت کے ثبوت نشانات" کے زیر عنوان اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے "دی پریسنٹ ہنو ہلکہ دی ہنو" کے موضوع پر تقریریں فرمائیں

مجلس شوریٰ

ان تقریروں کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ شفقت تشریف لے آئے جس کی وجہ سے حاضرین میں مسرت وانبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضور کے رونق افروز ہونے پر اور مندرجہ بالا تقاریر کے اختتام پر سکاٹ لینڈ کے رہنے والے ایک نومسلم انگریز جناب عبدالجبار ہیل نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا یہ صاحب ۱۹۴۲ء میں بسلسلہ ملازمت برصغیر آئے تھے۔ یہیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور یہیں ان کی شادی ہوئی۔ اب وہ کراچی کے بعض احمدی احباب کے ہمراہ بیعت کرنے کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ بیعت کا منظر بہت ایمان افروز تھا۔ اجتماع میں شریک ہونے والے احباب بھی بیعت کے الفاظ دہراتے جاتے تھے اور سب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اس بیعت کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی اور حضور نے اسکے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا آغاز فرمایا۔ حضرت اقدس پون گھنٹہ مجلس میں رونق افروز رہنے کے بعد واپس تشریف لے گئے اور شوریٰ کی کارروائی بعد میں بھی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت میں جاری رہی۔ کل کی طرح آج بھی مجالس انصار اللہ کے نمائندگان کرام نے انصار سے متعلق متعدد اہم امور پر غور کیا اور سفارشات کیں ان سفارشات میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا میزانیہ آمد وخرچ برائے ۶۷-۱۹۶۶ء بھی شامل تھا۔ نمائندگان نے متفقہ طور پر ۵۰۰-۵۰ روپیہ پر مشتمل بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی۔ جملہ سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض منظوری وآخری فیصلہ پیش کر دی جائیں گی۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوئی اور اسکے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوگیا

۳۰ر اکتوبر کا پہلا اجلاس

آج اجتماع کا آخری دن تھا۔ اس دن کا پہلا اجلاس بھی حسب معمول نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوا جس میں جملہ انصار شامل ہوئے۔ نماز تہجد اور بعد میں نماز فجر بھی مکرم حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب نے پڑھائی۔ بعد میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے حضرت مرزا برکت علی صاحب۔ حضرت حکیم سید پیر احمد صاحب آف سیالکوٹ اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکر حبیب کے موضوع پر اپنی روایات سنائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔ سات بجے صبح یہ اجلاس ختم ہوا

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس نو بجے صبح تلاوت قرآن پاک سے شروع کیا گیا۔ جو کہ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب نے کی۔ مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب سکھر نے نظم پڑھی۔ پھر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعد ازاں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ نے "موعود کل ادیان یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضور کی بعثت کی غرض واضح فرمائی ان کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح ونصرت کے وعدوں کو الہامات اور ملفوظات حضرت مسیح پاک کی روشنی میں واضح فرمایا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فتح ونصرت کے وعدوں کے پیش منظر ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے فتح ونصرت کے ان وعدوں کے پیش نظر تربیت اولاد کی ضرورت واہمیت اور اس کے ذرائع پر روشنی ڈالی اور آخر میں مولانا عبدالمالک خانصاحب نے اپنی تقریر میں غلبہ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کے لئے دعاؤں پر خاص طور پر زور دینے کی تحریک فرمائی مکرم خانصاحب موصوف کی تقریر قریب الاختتام تھی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اختتامی تقریر فرمانے کے لئے تشریف لے آئے۔ حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اہم خطاب شروع فرمایا حضور کی تقریر کے وقت نہ صرف جلسہ گاہ حاضرین سے پُر تھی بلکہ باہر میدان میں بھی کثرت کے ساتھ احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے قرآن مجید کی سورۃ حٰم السجدہ کی آیات ۳۱ تا ۳۳ تلاوت کرنے کے بعد ان کی پُرمعارف تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے جماعت احمدیہ کو روحانی انعامات وبرکات سے نوازا ہے۔ حضور نے فرمایا لیکن ہر نعمت اور ہر انعام حاصل کرنے اور ان سے کماحقہ مستفید ہونے کی راہ میں بہت سے خطرات بھی درپیش ہوتے ہیں حضور نے ان خطرات کو تفصیلی طور پر واضح فرمایا اور اس ضمن میں خلافت راشدہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد ارشادات بھی پڑھ کر سنائے حضور کی یہ تقریر موجودہ حالات اور تقاضوں کے پیش نظر غیر معمولی اہمیت کی حامل تھی جسے حاضرین نے گہرے انہماک اور ہمہ تن اشتیاق کے ساتھ سنا۔ تقریر کے دوران کئی مواقع پر نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد حضرت امیرالمومنین زندہ باد سے فضا گونجتی رہی۔ یہ تقریر جو قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہی ان شاء اللہ بعد میں تفصیلی طور پر ہدیہ احباب کی جائے گی۔ تقریر کے اختتام پر حضور نے انصار سے انکا عہد دوہروایا اسکے بعد پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اسطرح ایک بجے بعد دوپہر انصار اللہ مرکزیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کا تیسرا سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کا ایک تعلیمی و تربیتی اجتماع مورخہ ۷، ۸ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ بمقام گوٹھ کرنڈی منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری تشریف لائے اور محترم جناب مولوی عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ اور جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ حیدرآباد سے بھی شمولیت فرمائی۔ ضلع نوابشاہ اور خیرپور ضلع کی بہت سی جماعتوں سے کافی تعداد میں انصار، خدام اور اطفال شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مورخہ ۷ اکتوبر بروز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پونے تین بجے اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر سے فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آپ نے عہد دہرایا جو تمام خدام و اطفال نے کھڑے ہو کر دہرایا۔ عہد کے بعد نظم مکرم عبدالغفار صاحب بانڈھی نے پڑھی اس کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم کو پڑھے اور اس کی تعلیم پر عمل کرے۔ خاص کر میں خدام کو کہتا ہوں کہ وہ قرآن کی تعلیم پر زور دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کی تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم و محترم مولوی عبدالمالک خاں صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر ۱/۲ گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے موضوع پر ۱/۲ گھنٹہ تقریر کی۔ حکیم صاحب کے بعد مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا اس کے بعد پونے چھ بجے شہر کے معززین کو ایک دعوت عصرانہ میں بلایا گیا تھا۔ جس میں محترم میاں صاحب اور دیگر علمائے کرام بھی شریک ہوئے۔ اس موقع پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ نماز مغرب اور عشاء اور کھانے کے بعد دوسرا اجلاس رات کو پونے ۹ بجے زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب قائد علاقائی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نصر اللہ خاں صاحب نے کی پھر تقریر بعنوان "شان خاتم النبیین" محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ نے فرمائی۔ پونے گیارہ بجے کے قریب یہ تقریر ختم ہوئی اس کے بعد پہلے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا

دوسرے دن مورخہ ۸ اکتوبر بروز ہفتہ صبح تمام انصار، خدام اطفال نے ۴ بجے بیدار ہو کر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کی اقتداء میں نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ جو ۱/۲ ۵ بجے ختم ہوئی۔ نماز فجر بھی محترم فرخ صاحب نے پڑھائی پھر درس قرآن کریم محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے دیا۔ اس کے بعد نو بجے تک وقفہ تھا۔

اس عرصہ میں بھی غیر از جماعت احباب سے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ قریباً نو بجے زیر صدارت مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ربوہ نے تقریر کی آپ کے بعد صاحب صدر مولوی عبدالمالک خان صاحب نے "اسلام کا عالمگیر غلبہ" کے موضوع پر ۱/۲ گھنٹہ تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم جناب مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا اور تمام احباب کا اور مقامی کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور ایک میلاد خاکہ کرائی۔ اس کے بعد خدام کا تقریری مقابلہ ہوا۔ اور اطفال کا دینی معلومات کا امتحان ہوا۔ اس کے بعد اڑھائی بجے دوپہر صاحبزادہ صاحب اور علمائے کرام واپسی کے لئے روانہ ہوئے یہ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ تشریف لانے والوں کو اور کام کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور اس جلسہ کے نتائج نیک پیدا کرے۔ آمین۔

شریف احمد ریڈیوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور۔ گرونڈی ضلع خیرپور

نظارت تعلیم کے اعلانات

کراچی پورٹ ٹرسٹ۔ پورٹ ڈیپارٹمنٹ

پروبیشنری پائلٹ کی اسامیاں کے لئے۔ عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ درخواست کی آخری تاریخ ۲۶/۱۱/۶۶ قابلیت۔ وزارت ٹرانسپورٹ یا برٹش بورڈ آف ٹریڈ کا فارن گوئنگ ویسل کا سرٹیفکیٹ بطور ماسٹر آف فارن گوئنگ ویسلز"۔ درخواست بنام۔ ڈپٹی کنزرویٹو (K.P.T.) R نمبر ۳۷۳ لفافہ پر نوٹ۔ "درخواست برائے اسامی پروبیشنری پائلٹ" (پ۔ ٹ ۱/۶۶)

پاکستانی بری فوج

(ا) انجینئرز (ب) الیکٹریکل مکینیکل انجینئرز۔ قابلیت: الیکٹریکل انجینئرنگ ڈگری (ج) سگنل۔ ایم۔ ایس۔ سی فزکس۔ عمر ۲۰ تا ۲۴ سال (د) آرمی ایجوکیشن کور عمر ۲۰ تا ۲۸ سال۔ قابلیت برائے (د) ایم اے۔ ایم ایس سی II ڈویژن یا بی اے آنرز (بوک یا یو۔ ایس ایس یونیورسٹیز سے) برائے مضامین۔ انگلش یا اسلامیات۔ یا ہسٹری یا جغرافیہ یا پولیٹیکل سائنس۔ یا فزکس یا کیمسٹری۔ یا ریاضی مندرجہ ذیل ٹریننگ سرٹیفکیٹ زائد قابلیت ہوگی۔ بی۔ ٹی یا بی۔ ایڈ یا ایل۔ ٹی یا ایم۔ اے۔ ڈی۔ فارم درخواست قریبی ریکروٹنگ کے دفتر سے یا کسی کالج کے پرنسپل صاحب سے۔ آخری تاریخ ۲۰/۱۱/۶۶ درخواست بنام۔ جی۔ ایچ۔ کیو۔ اے جی برانچ۔ پی۔ اے ڈائرکٹوریٹ۔ پی۔ اے۔ ۳ (ڈی) راولپنڈی۔ (پ۔ ٹ ۱/۶۶)

پاکستان ریلوے نوٹس ۳۰ ۱۹۶۶ء

پاکستانی باشندگان سے درخواستیں مطلوب برائے اسامیاں ٹریڈ اپرنٹس ورکشاپ ڈویژن منظور شدہ اسامیوں کی تعداد ۲۰۰ عرصہ ٹریننگ ۴ سال۔ وظیفہ ہر سالی بالترتیب ۶۰، ۶۵، ۷۰، ۷۵ قابلیت۔ مڈل پاس۔ عمر ۱۲/۶۶ ۱۳ کو ۱۵ تا ۱۸ سال۔ آخری تاریخ ۱۲/۶۶ ۳۰۔ سرٹ انگریزی اور ریاضی میں۔ معیار اول (پ۔ ٹ ۱/۶۶ (۳))

(ناظر تعلیم)

طاقت صحت اور قبل از وقت

بڑھاپے کیلئے

"ہیلتھی کورس" مجرب اور کامیاب دوا ہے تجربہ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس دس روپے

سٹاکسٹ لائف میڈیکل سٹور۔ چوک گھنٹہ گھر ملتان

" نیو میڈیکل سٹور ریلوے روڈ سیالکوٹ

تیار کردہ

پام ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر

ضرورت نہیں!

مومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ سے اونی۔ سوتی۔ ریشمی کپڑا اور ساڑھیاں تشریف لے جائے نماز اور بہترین پردہ کلاتھ خرید فرماویں۔ لائلپور جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری دکان سے اسی ریٹ پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکتا ہے دیانتداری ہمارا نصب العین ہے

پروپرائٹر سید محمود افضل خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے ایک خاص سہولت

ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری تھال دیگ ہر قسم کے سائبان و قناتیں تیار کر لئے ہیں کرایہ پر حاصل فرمائیں

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حب اطہر رجسٹرڈ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۷۵-۱۳ نزلہ و لاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۱۶

میں شمیم اختر زوجہ ظفر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۶/۸/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے میرا زیور حسب ذیل ہے :۔

۱۔ طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۴ روپے

۲۔ ہار طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی - /۱۲۴ روپے

۳۔ زیور چاندی ۵ تولہ مالیتی -/۱۵ روپے

کل میزان - /۲۶۳ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ شمیم اختر

گواہ شد :۔ ظفر احمد خان خاوند موصیہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز۔ پشاور۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال وارد پشاور۔

مسل نمبر ۱۶۹۱۷

میں امۃ الجمیل نصرت ثناء زوجہ محمد ثناء اللہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاک خانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے :۔

۱۔ طلائی کڑے وزنی تین تولے مالیتی — ۳۷۱

۲۔ کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی — ۱۲۶

۳۔ انگوٹھیاں ۲ عدد وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی — ۴۴

۴۔ لاکٹ وچین وزنی ۲ تولہ مالیتی — ۳۸۰

۵۔ بالیاں وزنی پون تولہ مالیتی — ۹۳

کل میزان ۷½ تولے = — ۹۳۰

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ : امۃ الجمیل نصرت ثناء

گواہ شد :۔ محمد ثناء اللہ خاوند موصیہ انجینئرنگ ڈائریکٹر پشاور شہر

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال پشاور شہر

ضروری اعلان

اکتوبر ۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ اکتوبر تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر)

ہوالشافی

مفید دوائیں

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب دوا۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ

سرمہ ہمدرد چشم

ضعف بصر، جالا، پھولا، دھند، آشوب چشم، بیاض چشم، خارش اور ککروں کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھوٹی شیشی پچاس پیسے

مفید منجن

دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے اس کا باقاعدہ استعمال دانتوں اور مسوڑھوں کو جملہ شکایات سے محفوظ رکھتا ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے نہایت مفید، مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی میل، ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے، دو روپے پچاس پیسے

حبوب مفید اٹھرا

حمل کا گر جانا، مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض دست، قے، اسہال زہر باد، نمونیہ وغیرہ سے فوت ہو جانا، لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مگر لڑکے کے فوت ہو جانے کے لئے تیر بہدف دوا ہے قیمت فی شیشی پانچ روپے مکمل کورس پندرہ روپے،
اولاد نرینہ کے لئے مجرب دوا اکسیر اولاد نرینہ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا، بخار، ضعف جگر، دائمی قبض خرابی خون، پھوڑا، پھنسی، تھیم، چھائیں، درد کمر، جوڑوں کا درد ریحی درد، دل کی دھڑکن، کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا اور قوت بخشتا ہے فی بوتل چار روپے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

کسی کے گھر جاکر ملاقات کی اجازت حاصل کرنیکا اسلامی طریق

ملاقاتی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے "السلام علیکم" کہے اور پھر اندر آنے کی اجازت طلب کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ، کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"آج کل لوگ جہاں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے لوگ عموماً اجازت لینے کے عادی ہیں وہاں استیناس کرتے وقت السلام علیکم کہنے کا بہت کم رواج ہے ۔ وہ صرف زور زور سے دستک دینا اور شور مچانا شروع کر دیتے ہیں یا باہر کھڑے کھڑے بلند آواز سے گھر والے کا نام لے کر بلانا شروع کر دیتے ہیں ۔ حالانکہ استیناس کے ساتھ سلام کہنا بھی ضروری ہوتا ہے ۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اندر آجاؤں ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خادم کو بلایا اور اسے فرمایا کہ جاؤ اور اسے اجازت حاصل کرنے کا طریق بتاؤ جو یہ ہے کہ پہلے السلام علیکم کہے اور پھر دریافت کرے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے (فتح البیان) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے سلام کہنا چاہیئے اور پھر اجازت لینی چاہیئے ۔ اسیطرح یہ بھی ثابت ہے کہ اگر ایک دفعہ جواب نہ ملے تو وقفہ وقفہ کے بعد تین دفعہ السلام علیکم کہنا چاہیئے لیکن بعض لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ پہلے اجازت لینی چاہیئے اور پھر سلام کہنا چاہیئے ۔ کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں کہ تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ۔ یعنی انس کا پہلے ذکر آتا ہے اور سلام کا بعد میں مگر ان کا یہ استدلال درست نہیں ۔ بے شک اس جگہ استیناس کا پہلے ذکر آتا ہے مگر استیناس کے معنے استعلام اور استکشاف کے ہیں ۔ یعنی اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ آیا گھر والے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے ۔ گویا اس کے معنے اپنا تعارف کروانے کے ہیں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ پہلے گھر والوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لی جائے ۔

اب سوال یہ ہے کہ گھر والوں کی توجہ کو کس طرح پھیرا جائے سو اس کے لئے ایک طریق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا کہ پہلے السلام علیکم کہو اور پھر اندر آنے کی اجازت حاصل کرو اور ایک عام طریق جو لوگوں کا اپنا ایجاد کردہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ دروازہ کو زور زور سے کھٹکھٹانا یا زنجیر ہلانا شروع کر دیتے ہیں مگر السلام علیکم نہیں کہتے ۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہنا ضروری قرار دیا ہے اس لئے خواہ دستک دی جائے یا زنجیر ہلائی جائے تب بھی اس حکم کے ماتحت ضروری ہوگا کہ دستک کے ساتھ السلام علیکم کہا جائے ۔ لیکن جہاں امراء کوٹھیوں کے اندر رہتے ہوں ۔ وہاں ان کی ملاقات کے لئے اگر تعارفی کارڈ اندر بھجوا دیا جائے یا رقعہ لکھ کر کسی خادم کے ذریعہ اپنے آنے کی اطلاع دے دی جائے تو یہ طریق بھی استیناس میں شامل ہوگا کیونکہ اس ذریعہ سے وہ اپنا تعارف کروا دیتا ہے ۔ اس کے بعد جب انسان اندر داخل ہو تو پھر تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا کے ماتحت اس کا فرض ہے کہ وہ دوبارہ سلام کرے گویا ایک سلام تو استیناس کے وقت ہوگا اور ایک سلام اس وقت ہوگا جب وہ ملاقات کے لئے اندر داخل ہوگا ۔

استیناس کی شرط علاوہ اور حکمتوں کے اس لئے بھی رکھی گئی ہے کہ بعض دفعہ ایسا آدمی ملاقات کے لئے آجاتا ہے جس سے ملنا ضروری نہیں ہوتا پس جب وہ استیناس کے ذریعہ گھر والوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو گھر والے دیکھ لیں گے کہ وہ کون ہے اور آیا اس سے ملنا ضروری ہے یا غیر ضروری اگر ضروری ہوگا تو وہ ملالیں گے اور اگر ضروری نہیں ہوگا تو اسے جواب دے دیں گے ۔" (تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لکھنؤ ۔ نئی دہلی ۔ ۴ ر نومبر ۔ بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں ہنگاموں نے بغاوت کی صورت اختیار کر لی ہے اور فسادات پر قابو پانے کے لئے صوبہ میں ہوائی جہازوں سے فوج اتاری جا رہی ہے ۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بھارت کی بحری فوج جسے کلاوت کا ہٹم کا نظام سونپا گیا تھا ۔ ہنگاموں پر قابو پانے میں ناکام ہو گئی ہے اور اب شہر میں ہوائی جہازوں سے پیدل فوج اتاری گئی ہے ۔

نئی دہلی پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق آندھرا کے مختلف شہروں میں ہنگاموں کے دوران پولیس کو مسلح مظاہرین کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جن کی اکثریت کمیونسٹوں پر مشتمل ہے اندھرا میں کمیونسٹ کھل کر حکومت کے خلاف ہنگاموں میں شامل ہو گئے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی آندھرا پردیش ، مدھیہ پردیش ، یوپی اور ملک کے دیگر حصوں میں کمیونسٹوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں ۔

● نئی دہلی ۴ ر نومبر ۔ کل بھارتی پارلیمنٹ کے بعض ارکان کے اس الزام کے بعد کہ حکومت روپے کی قیمت میں مزید کمی کر رہی ہے لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ ہوا اور وزیر خزانہ مسٹر سچندرا چودھری کو اپنا بیان جاری رکھنا مشکل ہو گیا ۴۰ منٹ تک ایوان میں الزامات اور جوابی الزامات کی بوچھاڑ ہوتی رہی ۔

بھارتی وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ الزام غلط ہے کہ حکومت روپیہ کی قیمت میں مزید کمی کر رہی ہے ۔ البتہ انہوں نے اعتراف کیا کہ زرمبادلہ کے ذرائع بہت کم ہو گئے ہیں اور قیمتوں میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے ۔

●۔ نئی دہلی ۴ ر نومبر ۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر سین نے بتایا کہ صوبہ کے وسیع علاقے خشک سالی کی زد میں آ گئے ہیں ۔ اور انہیں خوراک فراہم کرنے کے لئے ہنگامی بنیاد پر انتظامات کرنے پڑیں گے ۔ انہوں نے کہا مالدہ دیناج پور ۔ بارکوہ اور پرولیا کے اضلاع میں صورت حال سنگین ہے ۔

●۔ کراچی ۴ ر نومبر ۔ صدر ایوب آج صبح راولپنڈی سے یہاں پہنچ رہے ہیں ۔ وہ اردن ، برطانیہ اور سپین کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل کراچی اور حیدر آباد کا ۹ دن کا دورہ کریں گے ۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے شیخ لطیف احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزی بشریٰ شاہین بنت چودھری عبداللطیف صاحب ملتان دس ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنا کر اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین ۔

شیخ احمد علی ۔ سابق اسٹیشن ماسٹر ۔ گڑھی شاہو ۔ لاہور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک بشیر الحق صاحب کو تین بچیوں کے بعد مورخہ ۲۴ ر ۶۶ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود محترم حاجی شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فتح الحق تجویز فرمایا ہے ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور خادم دین بنائے ۔ آمین ۔

ضروری اعلان

مصباح کی بہنوں کی خدمت میں اطلاعاً تحریر ہے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے نومبر کا مصباح یکم کی بجائے ۱۰ ، نومبر کو پوسٹ کیا جائے گا ۔ نیز دسمبر میں مصباح شائع نہ ہوگا ۔ بلکہ دسمبر اور جنوری کا اکٹھا پرچہ جنوری میں پیش کیا جائے گا ۔ (مدیرہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴